REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴

شمارہ ۴۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN
PIN. 143516.

۲۹ ر ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ — ۴ ر فتح ۱۳۵۴ ہش — ۴ ر دسمبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان یکم فتح (دسمبر) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ۲۲ ر نبوت (نومبر) ربوہ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان یکم فتح (دسمبر) - حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان یکم فتح (دسمبر) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ❖

قادیان میں احمدیہ پرنٹنگ پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا!

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے پہلی اینٹ نصب فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی!

قادیان ۲۶ ر نبوت (نومبر) - آج دوپہر پونے بارہ بجے قادیان میں جماعت کے پرنٹنگ پریس کی جدید عمارت کے سنگِ بنیاد نصب کرنے کی تقریب عمل میں آئی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد قادیان میں پرنٹنگ پریس قائم نہ رہ سکنے کی وجہ سے سلسلہ کا اخبار اور تمام لٹریچر امرتسر، جالندھر اور دہلی سے طبع کرانا پڑتا رہا۔ اور لٹریچر کی باربرداری، طباعت اور اخبار چھپوانے کے لئے آمد و رفت کی بھی کافی دقت پیش آتی تھی۔ ان سب دشواریوں کی بنا پر حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان کی تحریک پر جماعتوں کے ممبران اور صدر انجمن احمدیہ نے مرکزِ احمدیت قادیان میں اپنا پریس لگوانے کا فیصلہ فرمایا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے پریس کی مشین جالندھر کے ہند پرنٹنگ پریس والوں سے خرید لی گئی۔ اور جلسہ گاہ قادیان کے وسیع احاطہ کے ایک حصہ میں پریس کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظرِ اعلیٰ و صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درویشان کی کثیر تعداد کی موجودگی میں پہلی اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی اور ممبران صدر انجمن احمدیہ۔ انجمن تحریکِ جدید و وقفِ جدید نے بنیادی اینٹیں نصب فرمائیں۔

بعد ازاں حضرت ناظر صاحب اعلیٰ نے پریس کے قیام کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے فرمایا، کہ ہم دنیا سے بدی کو دور کرنے اور نیکی کے کاموں کی ترغیب دلانے، اعلائے کلمۃ اللہ، اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ ہدایت کے لئے اس پریس سے لٹریچر شائع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں کام کرنے والے مخلص اور نیک کارکن عطا فرمائے۔ اور ہمارے کام کو بابرکت بنائے۔

اس موقعہ پر کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ، اہالیانِ قادیان کی کثیر تعداد اور دیگر مذاہب کے دوست بھی موجود تھے۔

آخر میں حضرت ناظر صاحب اعلیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ احبابِ جماعت بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پریس کو تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے بہمہ وجوہ بابرکت بنائے ❖

گورو تیغ بہادر جی کی تین سو سالہ برسی کی تقریب!

گورو تیغ بہادر جی کی تین سو سالہ برسی کے سلسلہ میں ۲۹ ر نومبر کو گوردوارہ بیڑ بابا بڈھا صاحب میں شعبہ لسانیات (بھاشا وبھاگ) کی طرف سے منعقدہ تقریب میں جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب چیف منسٹر پنجاب نے پنج پیاروں اور متقین کی موجودگی میں اپنی صدارتی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ گوروجی کی زندگی کے بارے میں اُس زمانہ کے سرکاری ریکارڈ اور اُس وقت کی مستند تصانیف کا مطالعہ کر کے پوری طرح ریسرچ کی جانی چاہیئے۔

بعد ازاں گیارہ بجے قبل دوپہر سے آٹھ بجے شام تک جلوس جاری رہا۔ جس میں ایک کثیر تعداد موٹروں اور ٹرکوں کی شامل تھی۔ یہ جلوس کئی میل میں پھیلا ہوا تھا۔ یہ جلوس گوردوارہ مذکور سے براستہ چھبال۔ ترن تارن۔ امرتسر۔ چھہرٹہ۔ سے ہوتا ہوا گوردوارہ بابا بڈھا صاحب پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔

خاص دعوت پر قادیان سے ساٹھ افراد زیرِ امارت محترم ملک صلاح الدین صاحب و نائب امارت مکرم فضل الٰہی خان صاحب بھجوائے گئے تھے۔ اساتذہ مدرسہ احمدیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی، مکرم حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور نائب ایڈیٹرز بدر مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری بھی شامل تھے۔

شریمان سنت بابا کھڑک سنگھ جی سے ملاقات کی گئی۔ جو بہت محبت سے پیش آئے۔ آپ کی خدمت میں احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا جو آپ نے قبول فرمایا۔ اور جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب ایم۔ ایس سی پرنسپل کالج بیڑ بابا بڈھا صاحب کو کالج کی لائبریری میں رکھوانے کے لئے دلوا دیا۔ سنت جی نے اس کالج اور ایک ہائر سیکنڈری سکول کو جاری کیا ہوا ہے۔ اور خدمتِ خلق کا اور بھی بہت سا مفید کام کرتے ہیں۔ اور آپ نے پیش کش کی کہ ہر دیسی مہینہ کی پہلی تاریخ کو یہاں بھاری اجتماع ہوتا ہے۔ آپ کی جماعت کے معزز ہماری سٹیج سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

اس تقریب کے اختتام پر جماعتِ احمدیہ کا وفد رات ساڑھے نو بجے واپس قادیان پہنچا۔

(نامہ نگار)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن کوڈ ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پرائیٹر ...

ہفت روزہ بدؔر قادیان
مورخہ ۴ر فتح ۱۳۵۴ ہش

خواتین کا عالمی سال

اقوامِ متحدہ کی طرف سے ۱۹۷۵ء کو خواتین کا عالمی سال قرار دیا گیا ہے۔ اب تو اس سال کا آخری مہینہ گزر رہا ہے۔ یہ ایک اچھا فیصلہ تھا کہ دُنیا کی نصف آبادی جو صنفِ نازک پر مشتمل ہے اس کے حقوق پر اجتمادی طور پر توجہ دی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کی تعلیم یافتہ دنیا میں اور روشن زمانہ میں بھی خود انسان کے اس اہم جزو کو نہ صرف اس کے جائز حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے بلکہ اس پر مختلف طریقوں سے جَور وجفا اور ظلم وتعدّی بھی رَوا رکھی جا رہی ہے۔ نہ صرف اندرونِ خانہ میں اس کے واجبی حقوق اُسے نہیں مل رہے بلکہ عجیب وغریب طریقوں سے اُس کا استحصال بھی کیا جا رہا ہے۔

اِسلام جو نوعِ انسان کے لئے ایک کامل ضابطۂ حیات ہے اور مبنی بر انصاف معاشرہ پیش کرتا ہے، اس میں ہر شخص کے لئے خواہ مرد ہو یا عورت حتیٰ کہ حیوانات وجمادات سب کے حقوق کو بہتر طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اور صنفِ نازک کے واجبی حقوق پر تو بڑی شرح وبسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت کے حقوق دلانے، ان کا تحفظ کرنے اور سوسائیٹی میں اُس کو جائز مقام پر فائز کرنے کے لئے اسلام نے جو پُر اثر آواز بلند کی ہے نہ تو کوئی دُوسرا مذہب یا سوسائیٹی اور نہ ہی کوئی سیاسی نظریہ یا ازم مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ محض دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس دعوے کے ساتھ زبردست واقعاتی ثبوت بھی ہیں۔

اسلام نے عورت کو حیاتِ انسانی کی گاڑی کا وہ دُوسرا لازمی پہیہ قرار دیا ہے جس کے بغیر یہ گاڑی رواں دواں رہ ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں صاف لفظوں میں کہہ دیا گیا ہے کہ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کہ سوسائیٹی میں مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ویسے ہی حقوق حاصل ہیں۔ البتہ معاشرتی نظام کو صحیح ڈھنگ سے چلانے کے لئے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا ہے کہ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ۔ کہ مردوں کو اُن پر ایک گونہ فضیلت ہے۔ جس میں خلقی عوامل سے لیکر اور دوسرے ناقابلِ انکار اسباب بطور ثبوت کے موجود ہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ مرد وعورت کو غلط رنگ میں نام نہاد مساوات کا درجہ دے دیئے جانے سے کوئی مریض دماغ غلط نظریہ قائم کرکے اس مشہور مقولہ کا مصداق بنا دے جس میں کہا گیا ہے کہ "میں بھی رانی تُو بھی رانی، کون بھرے گا پانی"۔ اس طویل بحث میں نہ جاتے ہوئے مختصر طور پر صرف اسی بات کو ملحوظِ خاطر رکھ لینے سے کہ معاشرتی نظام کو صحیح طور پر چلانے کے لئے مرد اور عورت میں سے کسی ایک کو قیادت کا درجہ دیا جانا عقلِ صحیح کا فیصلہ ہے۔ اس لئے اس کے بعد طبقۂ نسواں کی طرف سے خواہ مخواہ کے دعوے مساوات کے نعرے اُس طبعی اور فطری قانون کو چیلنج کرنے کے مترادف ہیں جس کو نظر انداز کر دینے سے نہ صرف یہ کہ ہر گھر کا نظام تہہ وبالا ہو جاتا ہے بلکہ خود عورت کو اس کا صحیح اور واجبی مقام ملنا ممکن نہیں۔

اِس خلقی اعتبار سے اسلام نے مرد اور عورت کے دائرۂ عمل کی ایسی تقسیم فرمائی ہے جس میں ہر صنف کو اپنے خلقی اوصاف وکمالات پُورے طور پر ظاہر کرنے کے لئے کُھل کر موقع ملتا ہے۔ اور ہر صنف کا حُسن نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ جس سے انسانی معاشرہ جنّت کا نمونہ نظر آنے لگتا ہے۔ چنانچہ اسی شاندار تقسیمِ عمل کی رُو سے گھر سے باہر کے تمام فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار مرد کو قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ عورت کو گھر کی ملکہ تسلیم کرتے ہوئے اُس سے اُمورِ خانہ کی تمام تر اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توقعات وابستہ رکھی ہیں۔ جو گھریلو کام کاج سے لے کر بچوں کی تربیت کی اہم ترین ذمہ داری پر مشتمل ہے۔

اسلام نے عورت کو شمعِ محفل بننے کی بجائے چراغِ خانہ بن کر زندگی گزارنے میں اس کی شان کی عظمت واہمیت کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اس کے جملہ جائز حقوق کو محفوظ کرتے ہوئے اُسے ہر قسم کے استحصال کا شکار بنائے جانے سے بچا لیا ہے۔ ہمارے موجودہ زمانہ کے ایسے نام نہاد ترقی یافتہ لوگوں کی روشن دماغی ہمیشہ ہی باعثِ تعجب رہی ہے جو ایک طرف تو عورت کو اس کے حقوق دلانے کے نعرے بلند کرتے ہیں لیکن صنفِ نازک کے اُس خطرناک استحصال کی طرف کبھی بھی توجہ دینے کی کوشش نہیں کرتے جو ترقی پسندی کے حسین جال بچھا کر کیا جا رہا ہے۔ ذرا غور تو کریں! آج کسی بھی بازار میں چلے جائیں، کسی بھی اخبار کو اُٹھا لیں آپ کو ۹۵ فیصد اشتہارات میں جس چیز کو ناجائز کشش کا ذریعہ بنایا گیا ہے وہ یہی مظلوم صنفِ نازک ہی نظر آئے گی۔ سوچئے! کیا یہ عورت ذات پر صریح ظلم نہیں تو اَور کیا ہے؟ ایسے اشتہارات میں عورت کو جس عُریاں پوزوں میں پیش کرکے اس کی مٹی پلید کی جاتی ہے ہمارے نزدیک اس زمانہ کی یہی بہت بڑی لعنت اور عورت پر ظلمِ عظیم ہے۔ بایں ہمہ تعجب تو یہ ہے کہ عورت کے حقوق دلانے کا نعرہ بلند کرنے والے ہی فلم کی اسکرین سے لے کر اخباری اشتہارات اور دُکانوں کے شوکیسوں تک کے لئے عورت کو نگاہ کی جنسی بھوک مٹانے کے لئے استعمال کرنے پر کبھی بھی معترض نہیں ہوتے ۔۔۔!! اگر ہمارے اختیار میں ہو تو ہم یُو۔این۔او میں اس امر کا ریزولیشن پاس کرائیں کہ آیندہ کے لئے نہ تو پردۂ سیمیں پر اور نہ ہی اخباروں کے اشتہارات اور دُکانوں کے شوکیسوں میں عورت کو اس طرح کی ہتک آمیز طریق پر محض اشتہار بازی کا ذریعہ بنایا جائے گا۔ اور جو کوئی ایسا کرے، یہ عالمی ادارہ متفقہ طور پر اُس سے ایسا بائیکاٹ کرے گا کہ اُسے دِن کے وقت تارے نظر آنے لگیں ۔۔!! اگر ایسا ہو تو ہم سمجھیں گے کہ یُو۔این۔او نے اپنی ذمہ داری کو پُورا کر دکھایا۔ اور خواتین کا عالمی سال منانے کا کچھ فائدہ ٹھوس رنگ میں بر آمد ہُوا۔ ورنہ ایک سال نہیں، بیسیوں سال خواتین کے لئے مناتے پھرو۔ وقتی پراپیگنڈے سے زیادہ حاصل کچھ نہیں ہوگا ۔۔!

بہرحال اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ عورت کا جو اصل مقام ہے اُسے اس پر فائز کیا جائے۔ اور وہ مقام وہی ہے جو خلقی اور فطری طور پر اُسے حاصل ہے اور قدرت نے اس کی فطرت کو اس کے مناسب حال پیدا کیا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے کہا، اگر عورت کو شمعِ محفل کی بجائے چراغِ خانہ بنا دیا جائے اور عورت خود اپنی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھتی ہوئی اپنے ہی گھر کے لئے ایسے روشن چراغ کی ذمہ داریاں ادا کرنے لگ جائے تو نہ صرف یہ کہ اس کا اپنا سارا گھر جگمگ کرنے لگے بلکہ اڑوس پڑوس اور محلہ وشہر میں اس کی روشنی پھیلنے لگ جائے۔ جس کا دائرہ بالآخر سارے ملک میں محیط ہو جائے تو بتائیے اِس سے عورت کا وقار اور عزت وعظمت بڑھی یا نہیں ۔۔!!

جب ہم نے عورت کو چراغِ خانہ بن جانے کا کہا تو دُوسرے لفظوں میں اوّل نمبر پہ ہم نے اُسے اپنے جگر گوشوں کی صحیح تعلیم وتربیت کرنے کی ذمہ دار قرار دیا۔ بچوں کی تربیت نہ تو کوئی معمولی بات ہے اور نہ وقتی مشغلہ۔ بلکہ اس کے نتیجہ میں ساری قوم کا ایسا سُدھار ہے جس کی سارے مُلک کو بلکہ نوعِ انسانی کو ضرورت ہے۔

عورت کے مقابلہ میں مرد کے سپردِ گھر سے باہر کی تمام ذمہ داریاں ہیں۔ اُن سے عُہدہ برآ ہونے کے لئے لازمی ہے کہ وہ گھر سے باہر رہ کر کمائے اور اپنے بال بچوں کی خوشی اور خوشحالی کے سامان فراہم کرے۔ بالکل اسی وقت دوسری طرف سوسائیٹی کو زیادہ اچھا اور بلند مقام دلانے کے لئے عورت کا کام ہے کہ نئی پَود کی اس طرح پر تعلیم وتربیت کرے کہ جب اُن کی جوانی کا وقت آئے اور مُلک ومِلّت کی اہم ذمہ داریاں اُن کے کندھوں پر پڑیں تو بغیر کسی حیل وحجت یا عدمِ تربیت یا ناپختہ کاری کے بڑی آسانی کے ساتھ وہ اپنے بڑوں کی جگہ لینے کے قابل ہوں۔

اِس زمانہ کی بے شمار خرابیوں میں سے ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ حقوق وفرائض کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جا رہی۔ ہر شخص حقوق طلبی کے لئے تو بڑی تیزی دکھاتا ہے۔ لیکن فرائض کی بجا آوری سے جی چُراتا ہے۔ اور اگر کسی وقت اُسے فرائض کی طرف توجہ بھی دلائی جائے تو کوشش یہی کرتا ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے ان سے بچ جائے۔ یہاں بھی یہی بات ہے۔ عورت کے معاملہ میں جو کوئی بھی سنجیدگی سے غور کرے گا تو اُسے سب سے پہلے عورت کو عورت ہونے کے ناطے اس کے فرائض کی حد بندی کی طرف لوٹنا ہوگا۔ لیکن کیا کیا جائے جب آج کی عورت مساوات مساوات کا نعرہ تو بلند کرتی سُنائی دیتی ہے لیکن اپنے خلقی اور فطری فرائض کی طرف توجہ کرنے اور اُن کی بجا آوری کے لئے کمربستہ ہونے کو تیار نہیں ہوتی۔

ہمارے اس بیان سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ہم جو اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں اس وقت اِس موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں تو گویا ہم عورت کی گوناگوں ترقیات میں روک لگا کر اُسے گھر کی چار دیواری میں ہی بند کر دینا چاہتے ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں ۔۔!! نہ تو اسلام کی جامع اور اعلیٰ تعلیمات کا یہ منشاء ہے اور نہ ہی ہم اس کی حمایت ہی کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد تو صرف اور صرف یہ ہے کہ عورت کا اپنا ایک مخصوص دائرۂ عمل ہے۔ جو قدرت نے اُس کے لئے پیدائشی طور پر مقرر کر دیا ہے۔ اُسے اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے انسانی سوسائیٹی کے لئے مفید سے مفید تر بننا ہے۔ اُس پر واجبی ترقیات حاصل کرنے میں کسی طرح کی روک نہیں۔ خود صدرِ اسلام کی خواتین کے کارنامے اس پر شاہدِ ناطق ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں جماعتِ احمدیہ اس کی زندہ اور عملی مثال پیش کرتی ہے۔ لیکن اس واضح بیان کے باوجود عورت کی ترقیات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جس طرح موجودہ زمانہ کا بگڑا ہُوا مزاج اس بات پر مُصر ہے کہ عورت اپنے

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ہمارا سالانہ جلسہ ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں رکھتا ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن مقاصد کیلئے یہ جلسہ مقرر فرمایا انہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے

پوری توجہ، پوری تدبیر اور ہر وقت کی دعاؤں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ صلح ۱۳۴۷ ہش / ۵ جنوری ۱۹۶۸ء بمقام ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہمارا سالانہ جلسہ

جماعت پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔

پہلی تو یہ کہ خلوص نیت کے ساتھ اس اجتماع میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات کہ عمل صالح کے لئے ضروری ہے کہ نیت بھی خالص ہو اور اس میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ اگر بدنیتی اور فساد کی غرض سے ایسا کام کیا جائے جو بظاہر دنیا کی نگاہ میں عمل صالح ہو تو وہ عمل اللہ کی نگاہ میں عمل صالح نہیں ہوتا۔ پس اس جلسہ میں شرکت کے لئے اور اس کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری نیتیں پاک ہوں۔ اور ان میں کسی قسم کا کوئی فساد نہ ہو۔

کس نیت کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

" دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے (جلسہ کی تاریخوں پر) اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُننے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جسقدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس رُوحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی منافع و فوائد ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(اشتہار مشمولہ آسمانی فیصلہ مطبوعہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء صفحہ ادب بحوالہ رُوحانی خزائن جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۵۲)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:-

سو لازم ہے کہ اس جلسہ میں جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں..... اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بُنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۳)

یہ دو اقتباسات ہیں جو اس وقت میں نے آپ دوستوں کو سُنائے ہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر کیا ہے:-

(۱) ایک یہ کہ یہ جلسہ معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ جس طرح میلے ہوتے ہیں دوسرے اجتماع ہوتے ہیں اس قسم کا یہ جلسہ نہیں ہے اس لئے جو غرض اس جلسہ کے انعقاد کی ہے اس سے کبھی غافل نہ رہیں اور اس کے حصول کے لئے حتی الوسع انتہائی کوشش کرتے رہیں پس یہ معمولی جلسہ نہیں ہے یہ تو ایک روحانی اجتماع ہے۔ اور اس روحانی اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو روحانی فضا پیدا ہو سکتی ہے ایک تو اس میں کسی قسم کا انتشار نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ اس سے بچتے رہنا چاہیئے اور دوسرے اس روحانی فضا سے جس قدر برکات بھی حاصل کی جا سکتی ہے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دوسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ

(۲) دوست محض للہ ربانی باتوں کو سُننے کیلئے شرکت کریں

اس چھوٹے سے فقرے میں بڑی حکمت کی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہے۔ اور وہ یہ کہ جلسہ میں شمولیت کی غرض یہ نہ ہو کہ فلاں کی یا فلاں کی باتیں سُننی ہیں۔ غرض یہ ہو کہ ہم نے ربانی باتیں سُننے کے لئے جمع ہونا ہے۔

تو جہاں تک افراد اور انسانوں کا تعلق تھا۔ ان کو ہمارے ذہنوں سے اس فقرہ نے محو کر دیا اور صرف یہ بات حاضر رہی کہ ہم نے خدا کے لئے جمع ہونا ہے تاہم خدا کی باتیں اس اجتماع میں سُنیں خواہ وہ کسی منہ سے نکلیں اس سے یہ ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے کہ جو دوست جلسہ میں شمولیت کے لئے باہر سے تشریف لائیں۔ یا وہ مقامی دوست جو یہاں کسی فرض کو ادا نہ کر رہے ہوں وہ

اپنا وقت ضائع نہ کریں

بلکہ تقاریر کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ جلسہ گاہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھیں اور نہایت غور کے ساتھ تقاریر کو سُنیں تاکہ وہ ربانی باتیں دل و دماغ میں اتر جائیں جو اس پروگرام کے ماتحت جلسہ میں بیان کی جائیں۔ بعض لوگ اپنی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے جلسہ کی تقاریر کے پروگرام میں پوری توجہ سے اور شوق سے شامل نہیں ہوتے بلکہ ایک نعرہ ادھر ادھر ضائع کر دیتے ہیں سارے وقت کے پروگرام میں شامل نہیں رہتے۔ سوائے ضروری حاجت کے جس کے لئے انسان کو بہرحال اُٹھنا پڑتا ہے اس کے علاوہ کوئی ایک منٹ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم جلسہ گاہ میں نہ گزاریں مجھے علم ہے کہ بعض دوست پروگرام دیکھ کر یہ فیصلہ کرتے ہیں اپنے دل میں فلاں کی تقریر ہم نے ضرور سُننی ہے اور فلاں کی ہم نے ضرور سُننی ہے چار پانچ تقاریر کے متعلق

وہ فیصلہ کر چکے ہیں اور باقی تقاریر میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے حالانکہ ان کو بتایا یہ گیا تھا کہ

ربانی باتیں سننے کیلئے

یہاں (...) وہ ربانی باتوں کو اہمیت دینے کی بجائے ان ربانی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں جو کسی خوش الحان کی زبان سے نکلیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اس لئے بلایا ہے۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہوتے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان شرائط کی پابندی کریں۔ جو شرائط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ پر عائد کی ہیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو بہت سی

برکات سے محروم

ہو جائیں گے۔

(۳) تیسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی کہ اس اجتماع میں اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے بہت سے مواقع ملتے ہیں ان دعاؤں میں شریک ہونے اور ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کی نیت سے اس اجتماع میں شامل ہونا چاہئے اس لئے جو یہاں آتے ہیں اور جو یہاں رہتے ہیں اور خدمت پر اس وقت لگے ہوئے نہیں ہوتے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان

دعاؤں کے مواقع کو ضائع نہ کریں

اجتماعی دعا تو جلسہ کے ایام میں افتتاح کے موقع پر ہوتی ہے پھر جلسہ جب ختم ہوتا ہے اس وقت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض دفعہ ایسے مواقع میسر آ جاتے ہیں جب اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ ایک حصہ زائرین کا اور کچھ یہاں کے رہنے والوں کا بھی صبح تہجد کے وقت اکٹھے نوافل ادا کر کے اجتماعی دعا کا موقع حاصل کرتے ہیں یہ ایسا موقع تو نہیں کہ جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ سب اس میں شامل ہوں۔ کیونکہ سب کی شمولیت کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی چیز ہے۔

بہر حال جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ انہیں اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئیے۔

انفرادی طور پر بھی ہر وقت دعا

کرتے رہنا چاہئیے۔ خاص توجہ اور انہماک کے ساتھ زیادہ تر ان ایام کے سب اوقات دعاؤں سے معمور ہونے چاہئیں۔ کوئی ایسا لمحہ بھی نہیں ہونا چاہئیے ان ایام میں جو دعا سے خالی ہو اور اللہ تعالیٰ کی برکت سے خالی ہو

(۴) چوتھی بات جماعت کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی کہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے کچھ نہ کچھ تو دنیوی حرج کرنا پڑتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کسی قسم کا حرج بھی آپ نہ کریں۔ اور پھر اس میں شامل ہو جائیں باہر سے آنے والے پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ اپنی رخصتیں خرچ کرتے ہیں اپنی تجارتوں کو چھوڑ کے اس

جلسہ کی برکات میں حصہ لینے کیلئے

اس میں جمع ہوتے ہیں۔ جو یہاں کے رہنے والے ہیں وہ جلسہ کے لئے اپنے چند دن گزارتے ہیں (قربانی کرتے ہیں) لیکن جو نہیں کرتے انہیں اس خیال سے ... رہنا چاہئیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے نہ ہوں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ کچھ نہ کچھ تمہیں یہاں خرچ کرنا پڑے گا کچھ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ کچھ مال خرچ کرنا پڑے گا۔ کچھ عادتوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ ... ربانی باتوں کے سننے کے لئے تمہیں

ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے

بڑے مخلص امیر اور بڑے مخلص غریب اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں مجھے خود ذاتی طور پر ایسے دوستوں کا علم ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیوی اموال بھی کثرت سے دیئے ہیں۔ لیکن جلسہ کے ایام میں ان کے سارے خاندان کو ایک غسل خانہ مل جائے جس میں پرالی بچھی ہو تو ان کے دل خدا کی حمد سے بھر جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی رہائش کا سامان کر دیا ہے اور یہ ایسی مثالیں ہیں کہ غیر تو ان کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ خیال کریں گے کہ یونہی باتیں بنا رہے ہیں لیکن

جلسہ پر آتے ہیں اور (...) تو ان کو پتہ لگے گا کہ کس خلوص نیت اور کس پاک دل کے ساتھ یہ لوگ اس جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر باہر کی جماعتوں تک میری آواز پہنچ جائے یا جن کو پہلے بھی اس بات کا علم یا یاددہانی کرائی گئی ہو وہ ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کریں۔ اور اپنے لئے برکات کے سامان پیدا کر لیں۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اقتباسات میں پانچویں بات ہمیں یہ بتائی ہے کہ عارضی فائدہ اس جلسہ کا یہ بھی ہے کہ

باہمی ملاقات کے مواقع

میسر آتے ہیں چاروں طرف سے (صرف ہمارے ملک کے چاروں اطراف سے ہی نہیں بلکہ دنیا کی چاروں اطراف سے) لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں پہلے سے کم نہیں سے زیادہ۔ تو مواقع میسر آتے ہیں اس بات کے کہ آپس میں ملیں تب ہی آپس میں محبت و پیار کا اظہار کریں اور جو اپنے محبت و پیار کے جذبات ایک دوسرے کے لئے اپنے دل میں رکھتے ہیں ان میں زیادتی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے ... پہلے سے زیادہ وارث بنیں اور اس طرح رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ اسلام نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ لیکن صرف کہنے سے تو بھائی بھائی نہیں بنتے جب تک ایسے مواقع میسر نہ آئیں۔ جب وہ بھائی بھائی کی طرح آپس میں مل رہے ہوں۔ اور بھائی بھائی کی طرح اپنے نفسوں کی چھوٹی چھوٹی عادتوں کو قربان کر کے دوسرے کے آرام اور سکون کا اور راحت کا انتظام کر رہے ہوں تو یہ ایک عارضی فائدہ ہے جو اس جلسہ سے اٹھانا چاہئیے۔

(۶) چھٹی بات آپ نے یہ فرمائی کہ جو دوست اس عرصہ میں دار فانی سے گزر چکے ہوں گے ان کے لئے دعائے مغفرت اور خصوصاً موصی صاحبان کے لئے

دعائے مغفرت کا موقع

ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کثرت سے دوست بہشتی مقبرہ جاتے ہیں بچھڑے ہوئے بہنوں اور بھائیوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ لیکن جن کو پہلے اس ... خیال نہیں آیا ان کو بھی میں متوجہ کرتا ہوں۔ جلسہ کے ایام میں کچھ وقتوں کو اس غرض کے لئے فارغ رکھیں کہ وہ بہشتی مقبرہ جائیں اور وہاں ان موصی اور موصیات کے لئے دعا کریں جو وہاں مدفون ہیں اور وہیں اپنے تمام ان بھائیوں کے لئے دعا کریں جو اس دنیا کو اس عرصہ میں چھوڑ چکے ہیں۔ ہم سے جدا ہو گئے ہیں اور اپنے رب کے حضور پہنچ چکے ہیں

(۷) ساتویں بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی کہ صرف یہی فوائد جلسہ کے نہیں جو میں نے یہاں بیان کئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ

بہت سے روحانی فوائد ایسے ہیں

جن کا میں نے ذکر نہیں کیا۔ اور بہت سے ایسے ہیں جو اس وقت ہمارے فائدے کے ہیں لیکن آئندہ ان سے استفادہ ہو سکتا ہے آپ فرماتے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر وہ ظاہر ہوں گے اور روحانی فوائد اور منافع بڑی کثرت سے ہیں۔ یعنی صرف یہی چند ایک نہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ اس کی دلیل آپ نے یہ دی: یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

تو جس اجتماع کی بنیاد خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر ہو اس میں دو ایک یا پانچ سات نہیں بلکہ بے شمار روحانی فوائد ہیں اور ہر روحانی فائدہ سے استفادہ کرنا مومن کا فرض ہے

(۸) اور آٹھویں بات ان دو اقتباسات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے۔ اپنے متعلق (اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں خلیفہ وقت۔ امام وقت کا بھی فرض ہے جو اسے یاد دلایا گیا ہے نیز جماعت کو بھی بتایا گیا ہے کہ ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ خلیفہ وقت کا فرض ہوگا کہ) "احباب جماعت کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت جلشانہ کوشش کرے"۔

تو ان ایام میں امام وقت خاص طور پر یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی خشکی اور اجنبیت کو دور کرے اور ان کی اخوت اور محبت کو زیادہ کرے اور بشاشت ایمانی ہر آن اور ہر وقت بڑھتی چلی جائے اور نفاق کا کوئی حصہ بھی ان کے اندر باقی نہ رہے اور جو منافق ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

تو یہ آٹھ باتیں ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دو چھوٹے سے اقتباسات

میں کیا ہے جس کی طرف میں اپنے دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں۔

اس کے علاوہ جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ جلسہ کے ایام میں ربوہ میں فحش کلامی سے پرہیز کیا جائے۔ کسی قسم کی فحش کلامی اس موقع پر جائز نہیں۔ کبھی بھی جائز نہیں لیکن اجتماعات کے موقع پر خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے گاؤں میں رہنے والے بہت سے دیہاتی بہت ہی مہذب ہیں۔ ان کی زبانیں پاک اور صاف ہوتی ہیں اور کوئی گندی بات ان کی یا ان کے بچوں کی زبان پر نہیں آتی۔ یہی حال شہر میں بسنے والے احمدیوں کا ہے۔ لیکن ایک طبقہ جس کی صحیح تربیت نہیں ہوتی، کیونکہ ہم تو ہمیشہ بڑھنے والی قوم ہیں۔ نئے آدمی داخل ہوتے رہتے ہیں ایک وقت تک ان کی پوری تربیت ابھی نہیں ہوئی ہوتی۔ ان کو

گند بولنے کی عادت

پڑی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ ہی جاتی ہے۔ اس عادت کو دور کرنے کا یہ بڑا اچھا موقع ہے خاص طور پر وہ خیال رکھیں کہ ان کی زبانیں اور ان کے رشتہ داروں اور بچوں کی زبانیں پاک رہیں تا سارا سال ہی یہ عادت ان کی قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

ایسے اجتماعوں پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض دفعہ اختلاف ہو جاتا ہے مگر کسی قسم کا جدال نہیں ہونا چاہیئے۔ لڑائی جھگڑے سے پورا پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور اگر جائز یا ناجائز بات کوئی ایسی دیکھیں جس سے طبیعت میں اشتعال پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو اپنے نفسوں پر قابو رکھیں۔ چھوٹی چھوٹی قربانیاں دے کر اپنی عادت کی یا نفس کے جوش کی، ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر لیں تو اس سے زیادہ سستا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔

باہمی مودت اور اخوت اور پیار

کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض احمدی جھگڑتے ہیں اور اتنی ذہنی کوفت اٹھانی پڑتی ہے مجھے اور دوسرے ذمہ دار آدمیوں کو، کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں کوفت پہنچا کر بھی گنہگار بنتے ہیں اور دیسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ گناہ کیوں سہیڑتے ہیں؟ اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن آپ کو فائدہ بڑا ہے۔ آپ کو ثواب بڑا ہے۔ تو

ہر قسم کی لڑائی سے بچنا

نہایت ضروری ہے۔ ان دنوں میں غیر تربیت یافتہ آدمی بھی آتے ہیں۔ نیز ہزاروں کی تعداد میں ایسے احباب آتے ہیں جن کا جماعت سے ابھی تعلق قائم نہیں ہوا۔ اپنی عدم تربیت کے ساتھ وہ یہاں آتے ہیں۔ آپ نے خود ثواب کمانا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ پیش کرنا ہے۔ تاکہ وہ سمجھیں کہ واقعہ میں دنیا میں ایک مقام ہے جسے ہم جنت کہہ سکتے ہیں۔ جہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ ہر شخص دوسرے کا خیال رکھنے والا، دوسرے کی خاطر تکلیف برداشت کرنے والا اور ہر قسم کے جدال سے بچنے والا ہے۔

اور چوتھی ذمہ داری جو ان دنوں جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ وہ فسق سے بچنے کی ہے صرف کبیرہ گناہ کو ہی فسق نہیں کہتے بلکہ کبیرہ اور صغیرہ چھوٹے اور بڑے گناہ کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ تو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنا اس اجتماع پر ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ انعام ہم حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ وہ لوگ جو ان احکام میں سے جو حق نے قرآن کریم میں اور اسلامی تعلیم میں ان پر نازل کئے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں رکھیں گے۔ وہ انعامات کے وارث نہیں ہوں گے جو کامل طور پر ہدایت یافتہ لوگوں کو ملتے ہیں۔ لَا يَهْدِي میں یہ بتایا ہے۔ کہ ان کا انجام اس طرح بخیر نہیں ہوگا جس طرح ہدایت یافتہ کا انجام بخیر ہوا کرتا ہے اگر ہم بہترین انعامات کا وارث ہونا چاہتے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہمیں ہدایت یافتہ پائے اور ہمارے گناہوں پر اپنی مغفرت کی چادر ڈال دے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں تک ہماری طاقت اور استعداد میں ہو

چھوٹے چھوٹے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں

یعنی ہر بات جس سے اسلام ہمیں روکتا ہے۔ خواہ وہ دنیا کی یا ہماری نظر میں کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ ہم اس سے بچیں

اور ہر وہ عمل جس کے کرنے کا اللہ ہمیں ہدایت کرتا ہے ہم اس کے بجا لانے میں ہر ممکن تدبیر کو اختیار کریں اس کے بغیر ہم ہدایت یافتہ جماعت کے انعام نہیں پا سکتے

پس یہ ایک بڑا ہی اہم موقع ہے۔ بڑا ہی بابرکت موقع ہے رحمتوں کے حصول کا ایک عظیم موقع ہے جسے ہم اپنا جلسہ سالانہ کہتے ہیں۔ اس موقع پر ان دنوں میں ان اوقات میں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پوری تدبیر کے ساتھ اور ہر وقت کی دعاؤں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے کہ ہم سے چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی سرزد نہ ہو اور شیطان کا حلقے سے ٹکا تیر بھی ہمارے جسموں اور ہماری روحوں میں پیوست نہ ہو تاکہ ہم اس کے غضب کے نیچے نہ آجائیں تاکہ ہم اس کی رحمتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں۔

ربوہ میں بسنے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ

کہ وہ ان دنوں میں صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ قرآن کریم نے بھی اس طرف بڑی توجہ دی ہے اور ہمیں توجہ دلائی ہے کہ مکہ کے متعلق جو ٹھہرا کا حکم تھا وہ خالی ان دو کے لئے نہیں بلکہ ان سب کے لئے ہے جو مقاصد کعبہ کے حصول کی تمنا اور خواہش رکھتے اور ان برکات سے حصہ لینے کے آرزومند ہیں جن کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے تو صفائی کی طرف اہل ربوہ خاص طور پر متوجہ ہوں اور اپنی گلیوں اور سڑکوں کو صاف ستھرا رکھیں اسی طرح وہ دکاندار جو مستقل یہاں تجارت کرتے ہیں یا وہ جو عارضی طور پر جلسہ کے دنوں میں اپنی دکانیں لگاتے ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی دکان میں ایسا انتظام کریں کہ وہاں کسی قسم کا گند پیدا نہ ہو مثلاً مالٹے یا سنگترے یا اور پھل کھایا جاتا ہے یا بعض اور چیزیں کھائی جاتی ہیں جن کا ایک حصہ (چھلکے وغیرہ) پھینکنا پڑتا ہے یہ اس طرح نہ پھینکے جائیں کہ گندگی نظر آئے۔ ان سب کو ہمیشہ دینا چاہیئے اور صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے —— لیکن

سب سے بڑی ذمہ داری

اہل ربوہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نام پر ہزاروں کو بلاتے ہیں جو لبیک کہتے ہوئے ان ایام میں جمع ہو جاتے ہیں اور جماعت مہمان نوازی کا انتظام کرتی ہے۔ کچھ تو مادی اشیاء ہیں کھانے پینے کی چیزیں ہیں یا مکان وغیرہ وغیرہ اس کا انتظام تو منتظمین کے سپرد ہے وہ کرتے ہیں لیکن اس انتظام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ رضاکارانہ خدام انہیں میسر آئیں۔ بعض نوجوان بھی اور بعض بڑے بھی بڑی محبت اور بڑے پیار کے ساتھ یہ خدمت چوبیس گھنٹے بجالاتے ہیں لیکن بعض وہ بھی ہیں جو اس موقع کی خدمت کی برکتوں سے ناآشنا نظر آتے ہیں اللہ ان پر رحم کرے اس موقع پر مہمان نوازی کرتے ہوئے خدمت بجالانے کا بڑا ہی ثواب ہے۔ پس خود کو اور اپنے بچوں کو اس ثواب سے محروم نہ رکھیں، ہم نے، ہمارے سارے گھرانے اپنے بچپن کا زمانہ بھی (اور بڑے ہو کر بھی) جلسے کے دنوں کی خدمت کو اتنی محبت اور پیار سے ادا کیا ہے کہ کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم کسی پر ذرا احسان کر رہے ہیں بلکہ ہمیشہ ہی دل اس احساس سے پُر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو توفیق دی ہے کہ وہ ہم پر احسان کر رہے ہیں ہم سے خدمت لے کر اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کس پر ہم احسان جتلائیں! اس پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے! ہمارے لئے ہماری پیدائش سے بھی لاکھوں سال پہلے سے اپنی رحمتوں کے سامان پیدا کئے گئے کیا ہم اپنے اللہ پر احسان رکھیں گے؟ کیا ہم اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یا آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء پر احسان جتائیں گے؟! احسان تو خدا کا ہے کہ وہ ہمارے لئے برکتوں کے حصول کے مواقع پیدا کرتا ہے۔

پس

اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھو

بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے چوبیس گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۔ کالم ۳ و ۴)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

سکنڈے نیویا سے کامیاب مراجعت

۵ راکتوبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار

جیساکہ گزشتہ رپورٹ میں اطلاع دی جاچکی ہے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کا نہایت کامیاب اور بابرکت دورہ مکمل کرنے کے بعد ۴ راکتوبر ۱۹۷۵ء کو ساڑھے پانچ بجے شام مع اہل قافلہ ڈنمارک کی بندرگاہ ایسبرگ سے بذریعہ بحری جہاز انگلستان کی بندرگاہ ہیرچ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ سمندر اگرچہ پوری طرح پرسکون تو نہ تھا۔ تاہم کسی قدر تلاطم کے باوجود سفر آرام سے گزرا۔ جہاز کے یورپین مسافر حضور کی پُر وقار اور تقدس کی آئینہ دار شخصیت سے از حد متاثر ہوئے۔ حضور حسب ضرورت جہاز میں جس طرف بھی جاتے تھے لوگ احتراماً کھڑے ہوکر حضور کو راستہ دیتے تھے اور اہل قافلہ سے دریافت کرتے تھے کہ یہ بزرگ ہستی کون ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ اس طرح بہت سے لوگوں کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، جماعت احمدیہ اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے متعارف کرانے کا موقع ملا۔ ڈنمارک کا ایک سوشل سروس گروپ بھی اس جہاز پر سفر کر رہا تھا اور سوشل سروس کے سلسلہ میں انگلستان جارہا تھا۔ ۵ راکتوبر کی صبح کو اس گروپ کے ممبر رکن راقم الحروف کے پاس آئے اور حضور کے متعلق دریافت کیا اور کہا ہمارا گروپ حضور کی روحانی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہے۔ ہم رات کو اُن کے متعلق ہی باتیں کرتے رہے ہیں اور میں گروپ کے کہنے پر ہی آپ کے پاس آیا ہوں۔ خاکسار اور برادرم مکرم سعید احمد صاحب جسوال نے جو اُس وقت میرے پاس ہی تھے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت، جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے خوشکن نتائج کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ وہ بہت توجہ سے ہماری باتیں سنتے رہے۔ انہوں نے لندن مشن اور ڈنمارک مشن کے پتے بھی نوٹ کئے اور پھر اجازت لے کر واپس چلے گئے۔ چلتے وقت انہوں نے کہا وہ اپنے گروپ کو ساری تفصیل سے آگاہ کریں گے۔

۵ راکتوبر کو جہاز ڈیڑھ بجے دوپہر سے کچھ قبل انگلستان کی بندرگاہ ہیرچ میں لنگر انداز ہوا۔ اور حضور مع اہل قافلہ پونے دو بجے کے قریب اپنی کاروں میں بندرگاہ سے باہر تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ لندن کے بہت سے احباب حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے لندن سے پانچ کاروں میں اسّی میل کا سفر طے کر کے یہاں پہنچے تھے۔ ان سب احباب نے کمال درجہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ہشاش بشاش چہروں کے ساتھ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے بھی بڑی مسرت کے ساتھ انہیں شرفِ مصافحہ بخشا اور ان سے کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ ان سب احباب کے ہمراہ کاروں کے ذریعہ ہیرچ سے لندن کے لئے روانہ ہوئے۔

ہیرچ سے اکیس میل کے فاصلہ پر حضور نے کلچسٹر کے قریب ایک باغ میں قیام فرما کر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ لندن کے احباب یہ کھانا تیار کر کے اپنے ہمراہ لائے تھے نیز فولڈنگ میز اور کچھ فولڈنگ چیئرز بھی ان کے ساتھ تھیں تاکہ حضور آرام سے کھانا تناول فرما سکیں۔ باقی سب احباب نے گھاس پر دسترخوان بچھاکر ساتھ ہی کھانا کھایا۔ کھانا کھانے اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد حضور مع اہل قافلہ و دیگر احباب چار بجے سہ پہر وہاں سے روانہ ہوکر چھ بجے شام لندن کے مشن ہاؤس میں ورود فرما ہوئے وہاں احباب بہت کثیر تعداد میں قطاروں میں کھڑے حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ حضور کے وہاں پہنچتے ہی احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے لئے بے تاب نظر آنے لگے۔ حضور نے موٹر سے اترتے ہی باری باری سب احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور ہر ایک سے اس کی خیریت دریافت کی۔ بعدہٗ حضور قریباً نصف گھنٹہ تک احباب کے درمیان کھڑے ہوکر ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقع پر حضور نے علی الخصوص محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب کو مخاطب کرکے سکنڈے نیویا میں قیام کے دوران ظاہر ہونے والے تائیدی نشانوں کا بہت ایمان افروز پیرائے میں ذکر فرمایا۔ یہ ذکر زیادہ تر گوٹن برگ میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب، چودہ یوگوسلاوین باشندوں کی جماعت احمدیہ میں شمولیت اور اوسلو میں بھی مسجد تعمیر کرنے کے پروگرام کی تفصیلات پر مشتمل تھا۔ احباب اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کا یہ تذکرہ جمیل سن کر از حد مسرور ہوئے اور اللہ تعالےٰ کے پیہم نازل ہونے والے افضال کو یاد کرکے اس کی حمد بجالائے۔ ساڑھے چھ بجے حضور قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے پڑھائیں۔ طویل سفر کی تھکان اور کوفت کے باوجود حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لاکر احباب جماعت کے درمیان رونق افروز ہوئے اور گیارہ بجے تک تشریف فرما رہ کر ان سے ان کے احوال دریافت فرماتے رہے۔

۶ راکتوبر ۱۹۷۵ء بروز پیر

آج صبح حضور دس بجے دفتر میں تشریف لائے۔ اور ایک بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور خطوط کے جواب لکھوانے کے علاوہ بیرونجات سے آئے ہوئے بعض احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ساڑھے سات بجے شام حضور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں نیز رات کو دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لاکر احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے اور شہد کی عجیب و غریب خواص کے متعلق جدید تحقیقات پر روشنی ڈالی۔ اور اس بارہ میں احباب کے متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ یہ پُرلطف مجلس سوا گیارہ بجے شب برخواست ہوئی +

◎

خطبۂ جمعہ (بقیہ صفحہ ۵)

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ چوبیس گھنٹے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت

میں گزار کے اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے اَن گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالےٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے۔ کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا +

اعلان جلسہ سالانہ ربوہ

جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے جن احباب جماعت نے درخواستیں بھجوائی ہیں اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے منظوری کی اطلاع نہیں آئی ہے اور نہ ہی منظوری ملنے کی امید ہے جیساکہ حالات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ البتہ جن احباب کے باقاعدہ پاسپورٹ بنے ہوئے ہیں اور ان میں پاکستان کا اندراج بھی ہوچکا ہے۔ وہ اپنے طور پر سوئس ایمبیسی کے ذریعہ انفرادی طور پر ویزا حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

Embassy of Switzerland
(Pakistan Affairs Division)
2/50-G, Shantipath Chanakyapuri.
NEW DELHI - 110021

ناظر امور عامہ قادیان

درخواستِ دُعا: جماعت احمدیہ بھوبنیشور کے دو مخلص نوجوان مکرم سید نصیر احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ اور عزیزم سید منیر احمد صاحب، علی الترتیب ڈپارٹمنٹل S.A.S اور ایم۔ اے کے امتحانات میں شریک ہوئے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید شاہد احمد بھوبنیشور (اڑیسہ)

جلسہ سالانہ کے قیام کی غرض و غایت !

از مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یادگیر

خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنی عزیز مخلوق کی اصلاح و تربیت کے لئے مبعوث فرماتا ہے جب کہ وہ اپنے مالک حقیقی سے رشتہ توڑ کر طرح طرح کی ناپاکیوں، گندگیوں میں ملوث ہو چکی ہوتی ہے۔ پس وہ آتا ہے اور مخلوقِ خدا کو اپنی آغوشِ تربیت میں لیکر اسی طرح ان کی روحانی تربیت اور اصلاح و پرورش کرتا ہے جس طرح ایک مرغی اپنے انڈوں کو سیتی ہے پھر ان سے نکلنے والے بچوں کو اپنے پروں تلے رکھ کر ان کی پرورش اور دیکھ بھال کرتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ وہی ابراہیمی طیور تھے۔ جو آپ کے اردگرد جمع ہوئے اور آپ سے تربیت حاصل کی اور اس کے نتیجہ میں اپنے رب سے ان کا ایک اٹوٹ رشتہ قائم ہو گیا۔ اور ایک ہاتھ پر جمع ہو کر ایک مرکز کے وارث بنے جو رب جلیل کی تجلی کا ابدی مرکز ہے۔

دورِ حاضر کا ابراہیم

اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے ایک روح کو جو محبتِ الٰہی میں فنا اور عشقِ محمدی میں مخمور تھی، اصلاحِ خلق کے لئے چنا اور فرمایا۔

" اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔ "

(تریاق القلوب صفحہ ۹)

پس خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں وہ روح اُٹھی اور خم ٹھونک کر میدان میں نکلی۔ جو جامۂ کل انبیاء میں ملبوث تھی۔ اور وہ وہی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب فرزندِ جلیل ہے۔ جو مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے دنیا میں معروف ہوا۔ اور یہی وہ فتح نصیب جرنیل ہے۔ جو ربِ کریم کی طرف سے جری اللہ فی حلل الانبیاء کہلایا اور یہی وہ موعود وجود ہے۔ جس کو میرے پیارے آقا (فداہ ابی و امی) سیدنا سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی اور مسیح کا لقب عطا فرمایا — !

وہ عین وقت پر آیا اور دنیا میں یہ اعلان فرمایا :—

" وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا وہ یہ ہے۔ کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی ظلمتوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگاؤں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ "

(لیکچر سیالکوٹ)

جلسہ سالانہ کے قیام کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصلاحِ خلق کے لئے جن ذرائع کو اختیار کیا۔ ان میں سے ایک ذریعہ مرکزِ مقدس میں سالانہ اجتماع بھی تجویز فرمایا۔ تا خلائق کے دل یقین سے پُر کئے جائیں۔ اور ان کا تزکیہ نفس کر کے ان کے دل کو خدا تعالیٰ کا عرش بنا دیا جائے آپ نے ہر احمدی کو اس جلسہ میں شامل ہو کر صحبتِ صالحین سے استفادہ کرنے اور ان برکات کا وارث بننے کی تلقین فرمائی جو اس روحانی اور علمی اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ شدید خواہش اور دلی آرزو تھی کہ احباب بار بار مرکز میں آتے رہیں۔ چنانچہ ملفوظات جلد ۲ میں لکھا ہے :—

" حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دلی آرزو اور تمنا رہتی تھی۔ کہ ہمارے احباب کو دارالامان میں بار بار آنے کا موقع ملے اور اس طرح پر یہاں رہ کر ہر ایک شخص کو تزکیہ نفس اور تصفیۂ باطن اور تجلیہ روح کے لئے عملی ہدایتیں مل سکیں۔ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے حضور نے تین جلسے مقرر کر رکھے تھے۔ عیدین اور بڑے دن کی تعطیلوں میں ..... " (صفحہ ۲۱)

تزکیہ نفس

تزکیہ نفس کے لئے صحبتِ صالحین نہایت ضروری ہے اور جب تک انسان نیکوں کے ساتھ تعلق قائم نہ کرے اور ان کی صحبت میں نہ رہے اس وجہ سے وہ شخص ناآشنا رہتا ہے اور اس کے شیریں ثمرات سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تزکیہ نفس کے لئے صحبتِ صالحین ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :—

" قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاقِ رزیلہ دُور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئیے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئیے "

(ملفوظات صفحہ ۳۷)

دارالامان میں حاضری

دارالامان میں حاضری کسی دُنیوی غرض یا تماشہ یا میلہ میں شرکت کرنا نہیں بلکہ یہ وہ مقام ہے جہاں خدا تعالیٰ نے اپنا نور نازل فرمایا۔ اور اس مقام پر اُس نے ایک ایسا چشمۂ صافی جاری کیا جس سے پینے والے دُنیاوی آلائشوں سے پاک ہو کر سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف پرواز کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہی وہ تخت گاہِ مسیح پاک ہے جہاں نورِ الٰہی کی جاری ہیں تا وہ وحدانیت کے ترانے گاتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی کے دامن سے وابستہ ہو جائیں — !

دسمبر ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے فرمایا :—

" ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں۔ اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔ "

نیز فرمایا :—

" جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہئیے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں ہم تو نکمے ہیں یوں ہی بیٹھ کر روٹی کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے۔ کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔ "

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۵-۳۶)

سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کے ان ارشادات سے واضح ہو جاتا ہے کہ مرکز میں بار بار آنا کس قدر ضروری ہے اور پھر خصوصیت کے ساتھ اس روحانی اجتماع میں شرکت کس قدر لازمی ہے۔ جس میں کہ ذکرِ الٰہی۔ نوافل، کثرت کے ساتھ درود شریف کا درد، استغفار اور دُعاؤں کا موقع میسر آتا ہے۔ اور یہ ایام خاص طور پر انتشارِ روحانیت اور افضالِ خداوندی کے جذب کے دن ہوتے ہیں اور اصلاح و تزکیہ نفس کے لئے ایک خاص موسم کا رنگ رکھتے ہیں۔ جس سے ہر سعید الفطرت اپنے اپنے ذوق اور استعداد کے مطابق استفادہ کر سکتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت اور اہمیت اور برکات کی کسی قدر وضاحت کے بعد آخر میں احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ کثرت سے اس روحانی جلسہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کے حقیقی وارث بنیں۔ اور نہ صرف خود بلکہ اپنے خاندان کے افراد، پڑوسیوں اور غیر از جماعت احباب کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق و سعادت عطا فرمائے اور سفر و حضر میں ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

۱۹۷۵ء — خواتین کا بین الاقوامی سال!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ رُڑکی (یوپی)

یہ سال عورتوں کا بین الاقوامی سال ہے جس کے ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ دنیا بھر کے مختلف اخبارات نے اس موضوع کے لئے کالموں کے کالم وقف کر رکھے ہیں۔ کسی نے افراط کا پہلو اختیار کیا ہے تو کسی نے تفریط کا۔ عورت کے صحیح مقام کی نشاندہی صرف اسلام نے کی ہے ــــ اسلام نے عورت کی جائز آزادی میں کبھی روک نہیں پیدا کی۔ عورتیں پردے کی رعایت سے ہر ضروری کام کر سکتی ہیں۔ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتی ہیں۔ مجالس میں شریک ہو سکتی ہیں۔ سیر و تفریح کے لئے باہر نکل سکتی ہیں۔ حتیٰ کہ مردوں کو خطاب تک کر سکتی ہیں۔ اسلام نے عورتوں کی صرف اُس ناجائز آزادی کو رد کیا ہے جو ان کی ذات کے لئے بھی مضر ہے اور معاشرہ کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ اسلام نے عورت کے فطرتی قویٰ اور اس کی استعدادوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن کا دائرہ کار مردوں سے مختلف رکھا ہے۔ جہاں مردوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ گھر کے اخراجات چلانے کے لئے محنت مشقت کریں وہاں عورتوں پر امور خانہ داری اور بچوں کی تعلیم و تربیت فرض قرار دی گئی ہے مخالفین اسلام اسلام کی اس پُر حکمت تعلیم پر اعتراض کرتے چلے آئے ہیں اور یہ الزام عائد کرتے آئے ہیں کہ اسلام نے عورت کو گھر کی چار دیواری میں قید کر کے اس کی آزادی میں روک پیدا کر دی ہے۔ حالانکہ یہ ایک بے بنیاد الزام ہے ــــ عورتوں کو ہر طرح کی کھلی آزادی دینے اور ہر کام میں ان کو مردوں کے دوش بدوش کھڑا کرنے کی کوشش سے جو نتائج برآمد ہو رہے ہیں وہ تعارف کے محتاج نہیں۔ مغربی ممالک تو عورت کی ناجائز آزادی کا خمیازہ بھگت ہی رہے ہیں افسوس کہ مشرق میں بھی اس کی اندھی تقلید میں عورتوں کی اس آزادی کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے جو خود عورت کی فطرت کے خلاف ہے ــــ!!

میکسیکو (Mexico) میں اسی سال عورتوں کی ایک بین الاقوامی کانفرنس ہوئی، جس میں دنیا بھر کے تمام ممالک کی عورتوں نے نمائندگی کی۔ ہمارے ملک ہند سے بھی قریباً ستائیس عورتوں نے اس میں شرکت کی۔ کانفرنس کا واحد مقصد یہ تھا کہ عورتوں کو مردوں کے مساویانہ حقوق ملنے چاہئیں انہیں ہر طرح کی آزادی حاصل ہو اور مردوں اور عورتوں میں کسی لحاظ سے بھی کوئی فرق اور امتیاز نہ ہو ــــ جن ممالک نے بھی عورتوں کو ایسی آزادی دے رکھی ہے وہاں آپ کو سڑکوں پر، بازاروں میں، ریسٹورانوں، کلبوں، تھیٹروں اور دوکانوں وغیرہ میں عورتیں ہی عورتیں نظر آئیں گی۔ آپ ہوٹل میں ٹھہریں گے تو آپ کے کمرے میں صبح لڑکی ناشتہ لے کر آئے گی۔ آپ کا کمرہ لڑکی صاف کرے گی۔ فون پر نمبر ملنے لگے تو لڑکی ہی آپ کی رہنمائی کرے گی کسی اسٹور میں آپ داخل ہوں گے تو سیل گرل سے آپ کو واسطہ پڑے گا۔ غرض کہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کو عورت دکھائی دے گی۔ گزشتہ دنوں آئس لینڈ میں عورتوں نے ملک گیر ہڑتال کی جس کے نتیجہ میں وہاں کے مردوں کو کھانا بنانا پڑا۔ اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے دفاتر سے انہیں چھٹی لینی پڑی ہر شعبہ کی عورت اس ہڑتال میں شریک رہی ہوائی جہازوں کی پروازیں رُک گئیں۔ سکول کالج، ہسپتال بند کرنے پڑے۔ یہ ہے عورتوں کی حصولِ آزادی کی کاوشوں کی ایک جھلک ــــ!

ہندوستان ٹائمز کے ۷ اکتوبر ۷۵ء کے شمارے میں ایک خاتون کا مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتی ہیں :- (ترجمہ)

"اب جبکہ مرد اور عورت دونوں کا درجہ مساوات تسلیم کیا جا چکا ہے مردوں کیلئے بھی لازم ہے کہ وہ کھانا پکانے میں مہارت حاصل کریں اور بچوں کی پرورش میں برابر کا ساتھ دیں۔ کیونکہ یہ صرف عورتوں کی ہی ڈیوٹی نہیں کہ وہ چولھے چوکے کا چارج سنبھالے رکھیں۔"

؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

اس کے برعکس اسلام نے عورت کا جو درجہ متعین کیا ہے، جو ڈیوٹی اُن کو سونپی ہے اور جو اُن کے حقوق بیان کئے ہیں، وہی اُن کی فطرت کے تقاضے ہیں اور ہر لحاظ سے قابل عمل اور معاشرہ میں توازن کو قائم رکھنے اور ہر طرح کی قباحتوں سے محفوظ رکھنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ جس قدر قوانین و ضابطے ہیں وہ سب غیر فطرتی، غیر طبعی اور نقصان دہ ہیں۔

دنیا کی وہ کونسی نعمت ہے جس سے بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو محروم کیا۔ لڑکیوں کی بہترین تعلیم و تربیت کی آپ نے تاکید کی اور یہاں تک فرمایا جس مسلمان کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ اُن کی بہتر رنگ میں تربیت کرے تو اس عمل کے بدلے اُسے جنت ملے گی۔ (ترمذی) اسی طرح عورت کو جائیداد سے حصہ اسلام نے دلایا خاوند کے ذمہ حق مہر اسلام نے مقرر کیا۔ عورت کا نان و نفقہ اسلام نے مرد کے ذمہ لگایا۔ اور عورت کو اپنی جائیداد و ملکیت میں ہر طرح کا متصرف و مختار بنایا اُس کے خاوند کو اجازت نہیں کہ اسکی مرضی کے بغیر اس کے کاروبار میں دخل دے اور اسطرح اسلام نے معاشرہ میں عورت کی مستقل حیثیت تسلیم کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے حسن سلوک کی بہت تاکید فرمائی۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اُس میں واضح رنگ میں فرمایا واتّقوا اللّٰہ فی النّساء (مسلم) یعنی عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔ اسی خطبہ میں یہ وصیت بھی فرمائی کہ تواصوا بالنساء خیراً (مسلم) یعنی عورتوں کے ساتھ نہ صرف یہ کہ خود حسن سلوک کرو بلکہ دوسروں کو بھی اس بات کی تاکید کرو۔

پس اسلام نے ہی دراصل عورت کو اس کا حقیقی مقام دیا ہے اُسکی عزت معاشرہ میں قائم کی۔ اور اُس کے جملہ حقوق اس کو دلائے۔ اور ہم اس یقین پر قائم ہیں دنیا بالآخر اس فطرتی تعلیم کو ماننے پر مجبور ہو گی۔*

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶ نومبر ۷۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر محترمہ شمیم بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الحفیظ صاحب مرحوم ساکن کیرالہ (یوپی) (ہمشیرہ محترم منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم قادیان) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم شیخ عبد الرب صاحب ساکن حال گنگ بعوض دو ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ایڈیٹر بدر

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے احمدی کے لئے کم از کم ایک روپیہ عید فنڈ کی شرح مقرر چلی آرہی ہے اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے تو احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

چونکہ عید الاضحیٰ قریب آرہی ہے اس لئے جملہ جماعتوں کے لئے اس چندہ کی طرف خاص توجہ دلاتے ہوئے درخواست ہے کہ وہ چندہ عید فنڈ کی وصولی کا اہتمام کریں اور کل وصول شدہ رقم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام دوستوں کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا!

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم محمد احمد امینی راولپنڈی کی بڑی بیٹی عزیزہ رضیہ سلمہا کا رشتہ عزیزم نعیم الدین امینی ولد کلیم الدین صاحب امینی ہڈرزفیلڈ سے طے ہو چکا ہے۔ بارات یہاں سے انشاء اللہ ۲۹ نومبر کو پاکستان کیلئے روانہ ہوگی۔ اور شادی کے بعد بارات دُلہن کو لے کر ماہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں واپس ہوگی ــــ برادرم کلیم الدین صاحب نے کل شام ہڈرزفیلڈ کے ایک چرچ پیرش ہال میں دُعائیہ تقریب منعقد کی جس میں احباب جماعت اور افراد خاندان کی چائے سے تواضع کی اور دُعا کروائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔ اور بارات خیریت سے جائے اور خیریت سے واپس آئے۔ آمین۔ خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ سنٹرل بریڈ فورڈ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۸	مکرم شرافت احمد صاحب	۴۵
۹	" فرید احمد صاحب	۴۴
۱۰	" نظیر احمد خان صاحب	۴۱
۱۱	" مسعود خان صاحب	۴۱
۱۲	" نعمان صاحب	۴۰
۱۳	" غلام عظیم احمد صاحب	۴۰
۱۴	" احمد خان صاحب	۳۷
۱۵	" مبارک احمد صاحب	۳۵
۱۶	" شیخ فیض احمد صاحب	۳۳

جماعت احمدیہ کرڈاپلی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ثمارہ صدیق صاحب	۷۶
۲	" شیخ سلیمان صاحب	۷۲
۳	مکرمہ خکیلہ بیگم صاحبہ	۴۵
۴	" امۃ الحی بیگم صاحبہ	۴۲
۵	مکرم شیخ عبداللہ صاحب	۳۸
۶	مکرمہ نجیبہ بی بی صاحبہ	۳۳
۷	" امۃ القیوم بیگم صاحبہ	۳۳
۸	" مریم بیگم صاحبہ	۳۳
۹	" شریفاں بی بی صاحبہ	۳۳
۱۰	" تبارکہ بی بی صاحبہ	۳۳
۱۱	مکرم عبدالرحمٰن صاحب	۳۳
۱۲	مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ	۳۳
۱۳	" نظری بی بی صاحبہ	۳۳
۱۴	" طاہرہ بیگم صاحبہ	۳۳

جماعت احمدیہ ہاری پاری گام

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	۴۰
۲	" اشتیاق غلام نبی ڈار صاحب	۳۴
۳	" محمد مقبول صاحب راتھر	۳۳

جماعت احمدیہ کٹک و بھبنیشور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم سید طاہر احمد کلیم صاحب	۶۷
۲	" خالد احمد صاحب	۶۰
۳	مکرمہ امۃ الرؤف شہناز سلطانہ صاحبہ بھبنیشوری	۴۰
۴	مکرم سید طیب احمد سلیم صاحب	۳۸

(باقی)

درخواست دُعا

میں امسال پرائیویٹ ایم۔ اے کا فائنل امتحان دے رہی ہوں۔ تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری مشکلات کو آسان کر کے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز میری بڑی بھابھی کی صحت یابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ۔ زیب النساء صدیقہ بنت مولوی عبدالستار صاحب مرحوم کٹک

قسط نمبر (۲)

نتیجہ دینی نصاب ۱۹۷۵ء

کتاب "ختم نبوت کی حقیقت"

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں جن دوستوں نے "ختم نبوت کی حقیقت" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۴ ہش ۱۹۷۵ء کا امتحان دیا تھا اُن کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ امتحان کے کل ۱۰۰ نمبر تھے جن میں سے ۳۳ نمبر حاصل کرنے والے کامیاب قرار دئے گئے ہیں۔ اوّل، دوم، سوم آنے والے دوستوں کے نام بعد میں شائع کئے جائیں گے۔ کامیاب ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اُن کی کامیابی مبارک کرے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کیرنگ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم عبدالمجید خانصاحب	۷۶
۲	مکرمہ رقیہ بی بی صاحبہ	۷۳
۳	مکرم آدم یوسف احمد صاحب	۷۱
۴	" محمد معزالدین صاحب	۷۰
۵	مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ	۷۰
۶	مکرم منظور خان صاحب	۶۷
۷	" محب الدین صاحب	۶۷
۸	" لیاقت علی خان صاحب	۶۷
۹	" شیخ عبدالمنعم صاحب	۶۵
۱۰	" شیخ توفیق صاحب	۶۴
۱۱	" نظام الدین صاحب	۶۴
۱۲	" سکندر حسین خانصاحب	۶۳
۱۳	" جلال الدین خانصاحب	۶۳
۱۴	مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ	۶۳
۱۵	مکرم محمد سلطان صاحب	۶۳
۱۶	" غلام احمد صاحب شیخ	۶۱
۱۷	" شیخ تاجم صاحب	۶۰
۱۸	مکرمہ نرگس بانو صاحبہ	۵۹
۱۹	مکرم سعید محمد صاحب	۵۸
۲۰	" محمود خانصاحب	۵۷
۲۱	" شیخ عزیز صاحب	۵۶
۲۲	" " دیدار احمد صاحب	۵۶
۲۳	" شجاعت احمد صاحب	۵۵
۲۴	مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ	۵۴
۲۵	مکرم محمد مظفر احمد صاحب	۵۳
۲۶	مکرمہ رابعہ خاتون صاحبہ	۵۲
۲۷	مکرم علاء الدین خانصاحب	۵۲
۲۸	" مینار الدین خانصاحب	۵۲
۲۹	" نسیم احمد خانصاحب	۵۱
۳۰	" ایاز احمد خانصاحب	۵۱
۳۱	مکرمہ حسن آراء بیگم صاحبہ	۵۰
۳۲	" امۃ الشکور صاحبہ	۵۰
۳۳	مکرم شیخ جلیل صاحب	۵۰
۳۴	" سرور خانصاحب	۵۰
۳۵	مکرمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ	۴۹
۳۶	" رفیعہ بیگم صاحبہ	۴۹
۳۷	مکرم محمد فیروز احمد صاحب	۴۸
۳۸	" فتح الرحمٰن صاحب	۴۸
۳۹	" سعید خان صاحب	۴۸
۴۰	" شیخ برہان الدین صاحب	۴۷
۴۱	مکرمہ دردانہ بیگم صاحبہ	۴۶
۴۲	" حذیفہ بیگم صاحبہ	۴۶
۴۳	" نفیسہ بیگم صاحبہ	۴۶
۴۴	" امۃ القیوم رابعہ بیگم صاحبہ	۴۶
۴۵	مکرم حبیب الرحمٰن صاحب	۴۶
۴۶	" کریم خانصاحب	۴۵
۴۷	" شیخ بہادر صاحب	۴۵
۴۸	" غفور تا خانصاحب	۴۵
۴۹	" عشرت حیات خانصاحب	۴۵
۵۰	" شیخ عبدالرحمٰن صاحب	۴۵
۵۱	" مشتاق احمد صاحب	۴۴
۵۲	" آصف الدولہ خانصاحب	۴۴
۵۳	مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ	۴۴
۵۴	مکرم شیخ حفیظ احمد صاحب	۴۳
۵۵	" شہاب الحق خانصاحب	۴۳
۵۶	" عبدالمنان خانصاحب	۴۳
۵۷	" نظارت احمد خانصاحب	۴۳
۵۸	مکرمہ امۃ الودود صاحبہ	۴۳
۵۹	مکرم محمد احمد خان صاحب	۴۲
۶۰	مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ	۴۲
۶۱	مکرم مفلح الدین خانصاحب	۴۲
۶۲	مکرمہ لطیفہ بی بی صاحبہ	۴۱
۶۳	مکرم بہادر حسین صاحب	۴۱
۶۴	" رحمٰن خان صاحب	۴۱
۶۵	" غلام صفدر صاحب	۴۰
۶۶	" گلذار خانصاحب	۴۰
۶۷	" شیخ حبیب الرحمٰن صاحب	۴۰
۶۸	" منظور حسین خان صاحب	۴۰
۶۹	" شفقت اللہ خانصاحب	۴۰
۷۰	" شیخ جوکی احمد صاحب	۴۰
۷۱	" رشید احمد صاحب	۴۰
۷۲	مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ	۳۹
۷۳	مکرم عابد علی صاحب	۳۸
۷۴	" شیخ مجیب [illegible] صاحب	۳۸
۷۵	مکرمہ ام طیبہ بیگم صاحبہ	۳۸
۷۶	مکرم محمود احمد خانصاحب	۳۷
۷۷	" عبدالکریم صاحب	۳۷
۷۸	مکرمہ کوثر بانو صاحبہ	۳۶
۷۹	مکرم افتخار احمد صاحب	۳۶
۸۰	" عبدالحفیظ صاحب	۳۵
۸۱	" اسماعیل خانصاحب	۳۵
۸۲	" لیاقت احمد خانصاحب	۳۵
۸۳	" افضل حسین خانصاحب	۳۴
۸۴	" عمر علی صاحب	۳۴
۸۵	مکرمہ بصیرہ بیگم صاحبہ	۳۴
۸۶	مکرم وحیدالرحمٰن صاحب	۳۳
۸۷	" عاشق محمد صاحب	۳۳
۸۸	" انور خان صاحب	۳۳
۸۹	مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ	۳۳
۹۰	مکرم ضیاء الدین خانصاحب	۳۳
۹۱	" حشمت علی خانصاحب	۳۳
۹۲	" اشرف احمد صاحب	۳۳

جماعت احمدیہ غنچہ پاڑا

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم شیخ ابراہیم صاحب	۵۸
۲	" " تبارک صاحب	۵۶
۳	" نجو خان صاحب طاہر	۵۱
۴	" شیخ صدیق صاحب	۴۶
۵	" " نوریب صاحب	۴۴
۶	" منصور خان صاحب	۴۳
۷	" کینا خان صاحب	۳۴
۸	" آدم خان صاحب ناصر	۳۳
۹	" آدم خان صاحب	۳۳

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم شوکت خان صاحب	۶۳
۲	" شکیل احمد خانصاحب	۶۰
۳	" شیخ احمد حسین صاحب	۵۷
۴	" محمد حکیم صاحب	۵۷
۵	" شیخ بشارت احمد صاحب	۵۰
۶	" منور احمد صاحب	۵۰
۷	" شیخ ہمارم احمد صاحب	۴۸

گورونانک جی رح کے جنم دن پر احمدی مبلغین کی تقاریر

ماہ نومبر ۱۴۶۹ء میں بابا نانک رح کی تلونڈی (جو اب ننکانہ کہلاتا ہے) میں پیدائش ہوئی تھی۔ اب اس نومبر میں سکھوں میں بابا نانک رح کا ۵۰۶ واں جنم دن منایا جا رہا ہے۔ چنانچہ

(۱) - ۱۶ نومبر ۱۹۷۵ء کو ہڈرزفیلڈ کے ایک گوردوارہ میں خاکسار کی بابا نانک رح کی سیرت و سوانح کے بارہ میں تقریر ہوئی۔ اس سے پہلے ۱۴ ستمبر کو ہڈرزفیلڈ کے ایک دوسرے گوردوارہ میں میری تقریر ہو چکی تھی۔

(۲) - اسی طرح ۱۸ نومبر کی شب کو لیڈز (یارکشائر) کے گوردواروں میں بابا نانک جی کا جنم دن منانے کے لئے ایک اسپیشل پروگرام رکھا گیا۔ اس اجلاس میں میری پون گھنٹہ تقریر ہوئی۔ جو بفضلہ تعالیٰ پسند کی گئی۔ مکرم جاوید صاحب احمدی نے سکھ دوستوں سے مل کر اس تقریر کا اہتمام کیا تھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار - شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی نزیل بریڈ فورڈ

۲ - مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۷۵ء گورو نانک جی کے جنم دن پر خاکسار نے دہلی میں دو گوردواروں میں تقریر کی اور گورو جی کو شردھا انجلی پیش کی۔ جسے خوب پسند کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار - بشیر احمد دہلوی

۳ - خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغین کو جہاں بھی اسلام کی احسن رنگ میں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملے وہ اُس سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں سردار موہن سنگھ صاحب ایل۔ ایل۔ بی پریذیڈنٹ سنگھ سبھا احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے اور حضرت بابا نانک رح کے جنم دن پر آپ کی سوانح حیات پر تقریر کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے دعوتی کارڈ دے گئے۔ خاکسار اُنکی دعوت کو قبول کرتے ہوئے مورخہ ۱۸ نومبر کو بعض احمدی و غیر احمدی طلباء کے ہمراہ گوردوارہ سنگھ سبھا پہنچ گیا۔ جہاں تمام شہر پونچھ کے معززین کے علاوہ محترم غلام قادر صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر و محترم جناب حبیب اللہ صاحب وجاہت ڈپٹی کمشنر پونچھ اور آرمی آفیسرز نے بھی شرکت فرمائی۔

خاکسار کے پہنچنے پر سکھ معززین نے مجھے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ساتھ جگہ دی اور بار بار لاؤڈ اسپیکر پر اعلانات کئے کہ احمدی مبلغ تشریف لا چکے ہیں چند منٹ تک اُن کی تقریر ہوگی بعدہ صرف خاکسار کی ایک تقریر تقریباً ۳۵ منٹ ہوئی۔ جس میں خاکسار نے قرآن مجید اور احادیث سے ہر قوم کے بزرگوں کی تعظیم و احترام کرنے کی اسلامی تعلیم کی وضاحت کرکے حضرت بابا نانک رح جی کی سوانح حیات بیان کی۔

بعد ازاں صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کے مبلغین کے بارے میں کہا کہ یہ لوگ بہت عالم ہوتے ہیں۔ اور آج ہم سلجھے انداز میں احمدی مبلغ کی تقریر سماعت کرکے بہت خوش ہیں اور جس انداز میں یہ جماعت دنیا میں صلح امن اور شانتی پیدا کرنا چاہتی ہے یہ لوگ یقیناً اپنے مشن میں کامیاب ہونگے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں میں محض اپنے فضل سے برکت دے۔ آمین۔

خاکسار - حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ

اخبار قادیان

• — مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف لندن مع اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۶/۱۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۷/۱۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

• — مکرم مرزا محمد حکیم صاحب (مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش کے چھوٹے بھائی) مافیسر انگلستان مورخہ ۲۸/۱۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

• — مورخہ ۲۷-۱۱-۷۵ کو سلیم احمد صاحب ناصر ریڈیو مکینک کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ کا نام "امۃ الوسیع" تجویز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے آمین۔

• — مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش کی دائیں ٹانگ میں تاحال زخم باقی ہے علاج جاری ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

ناصرات الاحمدیہ "بنگلور" کا پہلا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۹ نومبر ۱۹۷۵ء ناصرات الاحمدیہ بنگلور کا سالانہ اجتماع ٹھیک پانچ بجے شام بمقام دار الفضل منعقد ہوا۔ اس روز تمام لڑکیاں یونیفارم سفید قمیص اور سفید پاجامہ اور سرخ اوڑھنی اور بیلج لگائے ہوئے جلسہ گاہ میں شریک تھیں۔ ناصرات کی تعداد تقریباً پچیس تھی۔

سب سے پہلے عزیزہ فضل النساء نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد تمام بچیوں نے گول دائرہ میں کھڑے ہو کر عہد نامہ دہرایا۔ پھر مریم صدیقہ نے "احمدی بچی" کے عنوان پر نظم پڑھی۔ بعد ازاں دینی مکالمہ درمیان رابعہ بصری اور طاہرہ تبسم پندرہ منٹ کے لئے ہوا۔ جس میں ان دونوں بچیوں نے سہیلیوں کے روپ میں بڑی خوبی سے احمدیت کو تمام لجنہ کی بہنوں کے سامنے پیش کیا۔ تمام بہنوں نے اس کو بہت پسند کیا اور بچیوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کی۔ ایک احمدی بھائی نے ان بچیوں کو سپیشل انعام بھی دیا۔ گروپ نظم چار لڑکیوں نے اپنا جھنڈا لیکر پڑھا۔ عزیزہ منورہ سلطانہ نے احمدی بچیوں کے فرائض پر دس منٹ تقریر کی۔ جس کو تمام حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ پروگرام کے آخر پر خاکسارہ نے سالانہ کارگذاری رپورٹ پڑھکر سُنائی جلسہ کے آخر میں بچیوں کے لئے مختلف قسم کی کھیلوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے خاکسارہ نے تمام لجنات کو کھیل کا نظارہ دیکھنے کی درخواست کی۔

۱ - بچھر رکھنے کی دوڑ کے مقابلہ میں عزیزہ نایم اوّل۔ عزیزہ شمشاد دوم۔ عزیزہ مبارکہ بیگم سوم رہیں۔

۲ - ہاتھ چھوئے بغیر نان کھانے کے مقابلہ میں۔ عزیزہ رابعہ بصری اوّل۔ عزیزہ تسنیم دوم۔ عزیزہ فضل النساء سوم رہیں۔

۳ - موسیقی کرسیوں کے کھیل میں عزیزہ رابعہ بصری اوّل آئیں۔ اس میں ایک ہی انعام رکھا گیا تھا۔ کھیل ختم ہونے کے بعد تمام ناصرات اور بہنیں جلسہ گاہ میں تشریف لے گئیں۔ ماہ اگست میں منعقدہ تقریری مقابلہ میں گروپ دوم میں فضل النساء اوّل۔ طاہرہ تبسم دوم۔ اور گروپ سوم میں منورہ سلطانہ اوّل۔ مریم صدیقہ دوم۔ شمیم سوم رہیں۔

کھیل اور تقریری مقابلہ کے انعامات صدر صاحبہ لجنہ نے تقسیم کئے۔ خاکسارہ نے تمام حاضرات جلسہ کو مٹھائی تقسیم کی اور جلسہ دُعا کے ساتھ ختم ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسارہ - ناصرہ رضوانہ سکریٹری ناصرات الاحمدیہ بنگلور

درخواست ہائے دُعا

۱ - مکرم شیخ علی احمد صاحب سب ڈپٹی کلکٹر کیرنگ کو ۲۲ سال کے بعد دوسری شادی سے اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اب اُن کی دوسری اہلیہ کی پھر زچگی ہونے والی ہے۔ دعا فرمادیں خدا تعالیٰ نرینہ اولاد سے نوازے آمین

موصوف مخلص احمدی ہیں۔ گذشتہ سال انہوں نے مسجد احمدیہ کیرنگ میں بجلی لگانے کے لئے تمام اخراجات برداشت کئے۔ اس سال ایک پنکھا عطیہ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا کرے۔ نیز موصوف کی والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم شیخ علی صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار - عبد الحلیم مبلغ کیرنگ

۲ - مکرم محمد عبد الغنی صاحب آف بیاگام ایک مخلص احمدی ہیں اور عرصہ سے دمہ کے مریض تھے پھر دیگر مختلف عوارض میں مبتلا ہو گئے۔ بستر پر پڑے پڑے ایک پیر بھی حرکت نہیں کر سکتا اسی طرح مکرم امیر داؤد صاحب آف لونڈا پر بھی فالج کا حملہ ہوا ہے۔ ایک ہاتھ پر فالج کا اثر ہے دونوں بزرگ پرانے احمدی ہیں علاج بہتر طور پر مکرم عبد اللطیف صاحب کر رہے ہیں۔ احباب کرام اُن دونوں بھائیوں کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار - سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید

۳ - جماعت احمدیہ سورو کے ایک مخلص بھائی مکرم شیخ عمر علی صاحب نے سورو ٹاؤن کے سر بازار دو منزلہ بلڈنگ تعمیر کی ہے اوپر کی منزل میں دو ہی کمرے ہیں جس کو انہوں نے جماعت احمدیہ سورو کی لائبریری اور ریڈنگ روم کے لئے دیدیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء تعمیر کا کام ابھی مکمل نہیں ہوا بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے اس عمارت کی تکمیل اور شیخ صاحب ۴۴

۴۴ کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - سید غلام مہاری ناصر انچارج احمدیہ مسلم مشن کٹک

عہدیدارانِ مال کی خدمت میں ضروری گذارش

پنجاب نیشنل بنک کے ریجنل مینیجر صاحب جالندھر نے ہماری درخوست پر اپنے ہیڈ آفس کی منظوری سے ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء کو سرکلر کیا ہے کہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاونٹ میں قادیان سے باہر کی جماعتوں سے بھجوائی جانیوالی رقوم بلا فیس بصُول کر کے بھجوائی جائیں - ایسی جملہ رقوم M.T. (MAIL TRANSFER) کے ذریعہ ہمارے حساب قادیان میں جمع ہونگی - اور بیرونی برانچیں رقوم وصُول کرتے وقت احباب کو رسید دیا کریں گی - اس بارے میں ضروری گذارش ہے کہ :-

(۱) ہمارا اکاؤنٹ SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN کے نام ہے - اسلئے رقوم جمع کراتے وقت "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں جمع ہونے کا درج کیا جائے - پنجاب نیشنل بنک قادیان میں ہمارے کرنٹ اکاؤنٹ کا نمبر 175 ہے - اکاؤنٹ کا نمبر بھی درج کرنا زیادہ بہتر رہے گا -

(۲) احباب رقوم جمع کرا کر رسید بنک اور تفصیل چندہ دفتر ہذا کو ارسال فرما دیا کریں -

(۳) ریجنل مینیجر صاحب کے سرکلر کی مصدقہ نقل جملہ جماعتوں کی خدمت میں ارسال کی جا چکی ہے - یہ صرف پنجاب نیشنل بنک کی برانچوں کے لئے ہے - اگر کسی جماعت میں سرکلر کی نقل نہ ملی ہو تو مطلع فرما دیں تاکہ دوبارہ بھجوا دی جائے -- اُمید ہے کہ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر فیس کی بچت کریں گے ؛

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

امرتسر اور قادیان کے درمیان ریلوے ٹرین کے اوقات!

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی سہولت کیلئے امرت سر سے قادیان تک چلنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

	روانگی از امرتسر	رسیدگی قادیان		روانگی از قادیان	رسیدگی امرتسر
۱- صبح پہلی گاڑی	۵ - ۳۰	۷ - ۳۰	۱- پہلی گاڑی	۸ - ۱۰	۱۰ - ۰۰
۲- دوپہر دوسری گاڑی	۱۵ - ۰۰	۱۷ - ۲۰	۲- دوسری گاڑی	۲۰ - ۲۰	۲۲ - ۳۰

نوٹ ۱ :- امرتسر سے سیدھی قادیان کے لئے صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں - اسی طرح قادیان سے امرتسر تک بھی صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں - جن کے اوقات اُوپر درج ہیں -

۲ :- شام کو ایک گاڑی امرتسر سے ۴۵ - ۱۷ پر چلتی ہے - جو ۴۵ - ۱۸ پر بٹالہ پہنچتی ہے - اس وقت بٹالہ سے قادیان کے لئے گاڑی مل جاتی ہے - یہ گاڑی بٹالہ سے ۱۵ - ۱۹ پر چل کر ۵۰ - ۱۹ پر قادیان پہنچ جاتی ہے -

۳ :- امرتسر سے بٹالہ تک ہر پانچ منٹ بعد بس چلتی ہے - اور بٹالہ سے قادیان تک ۲۵ بسیں چلتی ہیں چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کے ہمراہ سامان اور بستر وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے بسوں پر سفر کرنا اس لحاظ سے تکلیف دہ ہے کہ بٹالہ میں بس تبدیل کرنا پڑتی ہے -

افسر جلسہ سالانہ قادیان

صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے دو عظیم الشان پہلو } **اصلاحِ نفس اور اصلاح و ارشاد!**

خواتین کا عالمی سال

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اصل اور خلقتی دائرۂ عمل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان عوامل کی طرف لپکنے لگے جو اس کے لئے دُور رس نتائج کے اعتبار سے نہ صرف غیر مفید بلکہ زہرِ قاتل کا رنگ رکھتے ہیں - اور اسی امر کو ہم نے اُوپر شمعِ محفل کے مجمل الفاظ میں بیان کیا ہے -

الغرض یو - این - او کی طرف سے ۱۹۷۵ء کو خواتین کا عالمی سال تو قرار دے دیا گیا - لیکن اب جبکہ یہ سال تمام ہونے کو آ رہا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ عالمی سطح پر خواتین کی حقیقی عزت و عظمت کے بڑھانے اور سوسائیٹی میں اس کا صحیح مقام دلانے میں دُنیا کے دانشور، حکمران اور سماجی کارکنان کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں --! ورنہ اس موضوع پر سیمینار منعقد کرانے، جلسوں میں دھواں دھار تقاریر کرنے کرانے کا کچھ بھی فائدہ نہیں - جب عمل کی دُنیا میں کچھ بھی کر کے نہیں دکھایا گیا --!!

فتدبروا یا اُولی الالباب --!!

(محمد حفیظ بقاپوری)

ضروری اعلان

از دفتر نظارت علیا قادیان

برائے اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

اُمراء و صدر صاحبان کی فوری توجہ کے لئے یہ ضروری اعلان کیا جا رہا ہے کہ محترم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کی طرف سے یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ وصایا کی تکمیل کے کاغذات کے جواب دینے میں بعض صدر صاحبان کی طرف سے تساہل سے کام لیا جا رہا ہے - جس سے دفتری کام میں رکاوٹ اور مشکل پیدا ہو رہی ہے - ایک زندہ اور ترقی پذیر قوم کے امراء و صدر صاحبان کے لئے یہ بات اُن کی شان کے شایان نہیں کہ وہ مرکزی ڈاک کے جواب دینے میں بلاوجہ تساہل سے کام لیں -

نظارت ہذا امراء و صدر صاحبان سے یہ امید رکھتی ہے کہ وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو وصایا کی تکمیل کے سلسلہ میں پُورا پُورا تعاون دیتے رہیں گے - تاکہ دفتر مذکور کو آیندہ شکایت کا موقعہ نہ آنے پائے ؛

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسبِ پسند ریزرو کروائی جا سکیں - اس سلسلہ میں حسب ذیل اُمور کی وضاحت ضروری ہے :-

۱- تاریخِ واپسی - ۲- نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے - ۳- درجہ
۴- نام سفر کنندہ - ۵- عمر - ۶- جنس (یعنی مرد یا عورت، یا بچہ یا بچی)
۷- پُورا یا نصف ٹکٹ - ۸- ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے -

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو - اور سب کے اس سفر کو ہر طرح موجب برکت بنائے ؛

افسر جلسہ سالانہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج !
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

ترجمہ:- "تجھے دُور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا چوراسیؔ واں عظیم الشان

جلسہ سالانہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

بتاریخ ۱۹، ۲۰، ۲۱ فتح ۱۳۵۴ہش
دسمبر ۱۹۷۵ء
بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

تحقیقِ حق اور تعلیمِ اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین اور نادر موقعہ!

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

مقامِ اجتماع:- محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے رُوحانی اور علمی موضوعات پر جماعتِ احمدیہ کے وِدوان خطاب فرمائیں گے

۱۔ خدا تعالیٰ اور اس کی معرفت کے ذرائع۔
۲۔ انسانیت کا محسنِ اعظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
۳۔ سیرت حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ۔
۴۔ امنِ عالم اور اسلامی تعلیم۔
۵۔ موجودہ زمانہ کی سائنس کی ترقی اور اسلام۔
۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں (قوموں، ملکوں اور جماعت کے بارے میں)
۷۔ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام دُنیا کے کناروں تک۔
۸۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بشمول جماعت احمدیہ کی مظلومیت اور احمدیوں کا اخلاقی کردار۔
۹۔ اُمتِ محمدیہ میں صرف وہی نبی آسکتا ہے جس کی بشارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔
۱۰۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ اور دلائل۔
۱۱۔ موعود اقوامِ عالم بشمول پیشوایانِ مذاہب کا احترام۔
۱۲۔ خلافت اور اس کی برکات۔
۱۳۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔

نوٹ:- (۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) جلسہ کے دوران میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ سالانہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴) مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سُنا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن عورتوں کا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار:- مرزا وسیم احمد ناظرِ دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب بھارت)

ہفت روزہ بدر قادیان (پن کوڈ ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۷۵ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی ۳